CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۱۹۶۷ء کی منتخب شاعری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مرتبین

راج نرائن راز

کمار پاشی

# ۱۹۶۷ء کی منتخب

پہلی بار : جنوری ۱۹۶۸ء

خوشنویس : حشمت علی

حسن کار : بھبنوٹ

طابع : یونین پرنٹنگ پریس دہلی ۶

زیر اہتمام : ارشد ٹونکی

قیمت : ~~دو روپے~~

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

RS 3-P00

# شاعری

ناشر: نازش بک سنٹر

۳۲۰۷ پھاٹک تیلیاں، دہلی ۶

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

## نظمیں:

ن۔م۔ راشد
منیر نیازی
کرشن موہن
وزیر آغا
بلراج کومل
قاضی سلیم
شہاب جعفری
عمیق حنفی
مخمور سعیدی
محمد علوی
زبیر رضوی
وحید اختر
شہریار
بشر نواز
ندا فاضلی
شمس الرحمٰن فاروقی
ساقی فاروقی
فضل تابش
وہاب دانش
حسن اختر جلیل
اعجاز فاروقی
زاہد ڈار
جلیل حشمی
کمار پاشی
راج نرائن راز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزلیں:

یوسف ظفر
گوپال مِتّل
عارف عبدالمتین
باقی صدیقی
اختر ہوشیارپوری
خلیل الرحمٰن اعظمی
محمود ایاز
خورشید احمد جامی
عزیز تمنائی
شکیب جلالی
بشیر بدر
1992
جون ایلیا
مصوّر سبزواری
شہزاد احمد
مشفق خواجہ

عادل منصوری
مظہر امام
شمیم حنفی
ریاض مجید
اقبال ساجد
عدیم ہاشمی
قمر اقبال
توصیف تبسم
پرکاش فکری
سید فضل المتین
ممتاز راشد
کفیل آذر
نذیر قیصر
ناصر شہزاد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# پیش لفظ

جب شاعر کے انتہائی شخصی تجربے یا الفاظ کے یکسر نجی استعمال پر مبنی شاعری سامنے آتی ہے تو عام پڑھنے والا یہ محسوس کرتا اور توقع رکھتا ہے کہ ایسی شاعری پر توجہ نہیں کی جانی چاہیے۔ عام طور پر اس کا رویہ نئی شاعری کے بارے میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ شاید اس لیے کہ وہ اس کی سمجھ میں نہیں آتی۔ وہ نئی شاعری کی مخالفت اس لیے نہیں کرتا کہ وہ نامانوس یا ناگوار ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اسے سرے سے شاعری ماننے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتا۔ وہ یہ باور کرنا ہی نہیں چاہتا کہ نئی شاعری میں ممکن ہے شاعر نے وہ باتیں کہی ہوں جو سچی ہوں، اہم ہوں اور یہ کہ کسی دوسرے طریقے سے نہ کہی جا سکتی ہوں۔ ایسا کرتے ہوئے وہ ایسے ماحول کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا جس کی پیداوار یہ نئی شاعری ہے۔

یہ نئی شاعری عمل نہیں، ردِ عمل ہے۔ یہ آئینہ ہے، ہمارے ماحول کا، ہمارے آئے دن کی زندگی کا۔ ان دنوں ہماری سماجی زندگی ایک بحران کی زد میں ہے۔ سیاسی، اخلاقی، مذہبی اور جمالیاتی قدریں بگڑ رہی ہیں۔ لہٰذا ان کا شاعری میں بار پانا قدرتی اور فطری ہے۔ لیکن ماضی کی شاعری کے برعکس اس شاعری کا مقصد سامانِ تفریح بہم پہنچانا یا تحریک دینا نہیں۔ اشیا اور عوامل کو طنز کا نشانہ بنانا ہے۔ ایسے اثرات پیدا کرنا ہے جو قابلِ قدر ہوں لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان کا تعلیم و ہدایت سے براہِ راست کوئی واسطہ بھی ہو۔

اس کے علاوہ نئی شاعری کا مقصد زبان کے امکانات کی کھوج لگانا بھی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ کوئی امر کوئی لمحہ براہِ راست اس کا موضوعِ سخن ہو۔ اس پر بھی اس شاعری کا مطمعِ نظر اس امر، اس لمحے کی اہمیت میں واقع ہوئی توسیع کو پہچانتا ہے۔ اب اس مرحلے پر کسی شعری ٹکڑے یا نظم کے اوصاف کا اندازہ اس میں کہی گئی بات سے نہیں لگایا جا سکتا، اور نہ اس امر سے کہ فوری طور پر کتنے پڑھنے والے اس کو سمجھ پائے ہیں۔ اگر شاعر فوری طور پر سمجھ میں نہیں آتا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اُن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

باتوں کا ذکر کر رہا ہے، جو عام تجربے میں نہیں آئیں، ایسی زبان و بیان سے کام لے رہا ہے، جو عام زبان و بیان کے پیرائے سے باہر ہے۔ ابہام یہیں سے پیدا ہوتا ہے۔ تاہم ابہام کا تعلق شاعر کی ذہنی کیفیت سے بہت گہرا ہوتا ہے۔ شاعر کی ذہنی کیفیت اس کی مجروح شخصیت، رو بہ زوال سماج، درسی فلسفے اور زبان کی کوتاہیوں اور کمیوں کے ساتھ کش مکش کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ کش مکش خود اپنی جگہ موجود عقائد، مذہب اور سیاسی حالات سے جنم لیتی ہے۔ اور ایسا قاری جو اس کش مکش، اس بحران کا تجربہ نہیں رکھتا ممکن ہے یوں محسوس کرے کہ نئی شاعری ایسے بوجھ کے نلے آکر بگڑی ہوئی ہے جس کا کوئی وجود نہیں۔ لیکن وہ قاری جو اس بحران، اس کش مکش سے آگاہ ہے۔ اس شاعری کی سچی اہمیت کو محسوس کرے گا۔

نئی شاعری کا عام قاری اپنی جگہ درست ہے لیکن نئی شاعری کا مقصد قاری کو خوش کرنا نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار مشکل ہوگا کہ اگر نیا شاعر اچھا شاعر ہے تو جو مسائل اُسے الجھن میں ڈالے ہوئے ہیں، وہ جلد یا بہ دیر عام قاری کو بھی الجھا دیں گے۔ اور ان مسائل میں امید کی جو کرن شاعر کو دکھائی دی ہے وہی کرن دوسروں کو دکھائی دے گی۔ اسے دوسرے لفظوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جو مسئلہ آج شاعر کے سامنے ہے، کل وہ دوسروں کو درپیش ہوگا۔ لہٰذا نئی شاعری مستقبل کے مسئلے کی سمجھ بوجھ پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے اور اس عمل کو تیز تر بناتی ہے۔

نئی نسل کے بیشتر شعرا نے ادبی روایتوں سے رشتہ منقطع کر لیا ہے۔ نئی شاعری کے نہ تو وہ پرانے موضوعات ہیں اور نہ وہ پرانی ہیئت ہے۔ جہاں تک ہیئت کا تعلق ہے یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا، کہ ہم بے ہئیتی کے مرحلے پر پہنچ چکے ہیں۔ گو اس کی ابتدا نئی شاعری سے نہیں ہوئی ہے لیکن نئی شاعری نے ہی اسے انتہا کو پہنچایا ہے۔ آزاد اور معرّا اور ادھر نثری نظمیں لکھ کر نئی نسل نے روایتی اصناف کی پابندیوں کو خیر باد کہا۔ آج نظم اشعار پر نہیں مصرعوں پر منقسم ہے۔ یہ مقفّیٰ ہے، نہ مردّف ہے، نہ قطعہ اور رباعی کی طرح اس میں مصرعوں کی تعداد متعین ہے۔



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہ یہ مسدّس ہے، نہ مخمس اور نہ قطعہ بند۔ اس اعتبار سے بظاہر نئی شاعری نثر کے بہت قریب آ گئی ہے۔ لیکن وہ نثر سے کتنی مختلف ہے۔ اس کا اندازہ ہم ایک نظر نئی شاعری پر ڈال کر کر سکتے ہیں۔ ہیئت کے اعتبار سے نئی شاعری کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں موضوع، الفاظ اور اسلوب میں ایک گہری مطابقت پائی جاتی ہے۔ یہ نثر کی سی سادگی کی بدولت ہوا ہے مشاطگی نئی شاعری کا نہیں، سابقہ شاعری کا زیور تھی۔ جہاں تک نئی شاعری کے آہنگ کا تعلق ہے، وہ بڑا دھیما ہے۔ خود اپنی ذات سے تخاطب کے لیے ظاہر ہے، تیز تند اور شوخ الفاظ استعمال نہیں کیے جا سکتے۔

یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ آخر ہیئت میں تبدیلی لانے کی ضرورت کیوں اور کیونکر پیش آئی۔ اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے: مواد اپنا اسلوب خود چاہتا ہے۔ وہی ہیئت چاہتا ہے، جو اس کی ترسیل میں بہتر طریقے پر مؤثر ڈھنگ سے معاون بنے۔ تاہم ہم دیکھتے ہیں کہ یہ آزادی یہ سہولت تمام مواقع پر شاعری کی امداد نہیں کر پاتی۔ نئی شاعری کو سمجھنے میں جو دشواریاں پیدا ہوتی ہیں، اُن کا سبب شاعر کی سطح ذہانت، کم جانے پہچانے حقائق، آسانی سے گرفت میں نہ آسکنے والے خیال اور غیر معمولی اختصار کے ساتھ استعارے کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ دشواریاں ایسی ہیں جنھیں قاری غور و فکر سے دور کر سکتا ہے۔ غیر معمولی اختصار کے ساتھ برتے گئے استعارے جہاں قاری کے لیے صبر آزما ہوتے ہیں۔ وہاں زیادہ غور و فکر اور پیش قدمی کے مقتضی ہوتے ہیں، اور ایک بار جب یہ غیر معمولی اختصار سمجھ میں آجاتا ہے، تو پڑھنے والے کے افکار کا ایک حصّہ بن جاتا ہے۔

الفاظ کے مضحک استعمال سے پیدا ہونے والی دشواری واقعتاً کم اور خیالاً زیادہ ہوتی ہے۔ تاہم اس میں ایک عیب ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ نظر کے سامنے پتے ہی پتے ہوتے ہیں اور پھول، پھل کم۔ تاہم جہاں شاعر کو پڑھنے والے کے فکر و نظر کو بے شمار پتّوں کی سرسبزی سے شاداب بنانے کا حق حاصل ہے، وہاں قاری کو اس سرسبزی اور شادابی سے مستفید اور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مستفیض ہونے کا بھی حق ملتا ہے۔ تاہم یہ صورت مقصود بالذات نہیں، جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں، ایک مرحلہ ہے، حال اور مستقبل کے مسئلوں کو سمجھنے اور اُن سے مفاہمت پیدا کرنے کا۔

ہئیت کے بعد مواد اور موضوع کی طرف آیئے۔ ہمارا شاعر تبدیلی تو چاہتا ہے لیکن سماجی زندگی میں انقلاب کو خوش آمدید نہیں کہہ سکتا۔ ایسے انقلاب کو جو ہمارے زراعتی سماج کے صنعتی سماج بننے سے پیدا ہو رہا ہے۔ اُسے اپنے گرد و پیش کا سکون بڑا عزیز ہے۔ وہ اسے مشینوں کے شور سے مجروح نہیں کرنا چاہتا۔ آس پاس کی دنیا، پیڑ پودے، کھیت، ندی نالے، کشادہ مناظر اس کی آنکھوں میں اس طرح رچے بسے ہیں کہ وہ اُن میں کوئی تبدیلی گوارا نہیں کرتا۔ وہ سڑکوں سے اپنی علیحدگی اور صنعتوں سے اخلاق میں پڑنے والے خلل کو برداشت نہیں کرتا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اُسے اشیا سے زیادہ رجحانات اور سرگرمیاں عزیز ہیں۔ اسی طرح بیشتر شاعروں کو صنعت، سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی سے حاصل ہونے والی آسائشیں تک گوارا نہیں۔ اس لیے کہ سائنس ٹیکنالوجی اور صنعت کی ترقی کے جلو میں جو بھیانک اور بے حد مہلک ہتھیار بنے ہیں، وہ انسانی نسل کو نیست و نابود کرنے کے لیے کافی ہیں۔ انھیں کی وجہ سے آج ساری دنیا بارود کے ڈھیر پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اس صورتِ حال کے نتیجے میں موت کا خوف ہماری رگ و پے میں بڑے غیر محسوس طریقے پر سرایت کرتا جا رہا ہے۔ ہمارے کلاسیکی شعری سرمائے میں موت کا اور موت کے خوف کا ذکر عام ملتا ہے۔ لیکن وہ موت فطری تھی۔ ایک مسلّمہ حقیقت تھی، غم سے نجات کا ذریعہ تھی۔ ہمارے شاعر غم سے نجات پانے کی غرض سے موت کی خواہش رکھتے اور اس کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن آج موت بہت بھیانک صورت اختیار کیے ہوئے ہے۔ لوگ اس کی خواہش نہیں کرتے اور اس پر ستم یہ کہ ہمیشہ اس کی زد میں رہتے ہیں۔ ایک دو نہیں، سبھی کے سبھی۔ اگر ایسے میں شاعر بقائے انسانی کے لیے صنعت، سائنس اور ٹیکنالوجی کی مذمت یا مخالفت کرتا ہے تو کچھ عجب نہیں، اور اگر ایسے میں وہ خود کو



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تنہا پلنے تو حیرانی کیا۔ بڑھتی ہوئی مادیت اور اس سے پیدا شدہ خوشحالی سے اگر وہ ناخوش ہے تو بے سبب نہیں۔ اس نے مذہبی قدریں کھوئی ہیں۔ روحانی سکون گنوایا ہے۔ جو مستی اُسے فاقوں میں میسر تھی آج وہ اُسے بھر پیٹ ہونے پر بھی حاصل نہیں۔ یہ اس کی زود حسی اور حالات سے مطابقت نہ پیدا کر سکنے کا نتیجہ ہے

نئی شاعری پر یکسانیت کا الزام بھی لگایا جاتا ہے۔ انھیں عوامل کے زیر اثر، ایک ہی سطح کے شعراء میں اس کا امکان تو ہے لیکن کم کم ہے اور یہی وہ مرحلہ ہے، جہاں ہمیں شاعر اور تقلید کرنے والے کے درمیان ایک حدِ فاصل کھینچنا ہوگی اور اسے اچھی شاعری کی پہچان کی ایک بنیاد بنانا ہوگا۔

یہ دیباچہ اس انتخاب[1] میں شامل منظومات، نئی شاعری کے رجحانات اور میلانات کا ایک سرسری جائزہ ہے۔ ممکن ہے آپ کو دیباچے میں مذکور موضوعات کے علاوہ کچھ موضوعات بھی ان منظومات میں ملیں، ممکن ہے آپ کو ان منظومات میں وہ یکسانیت بھی نہ ملے جو عام طور پر نئی شاعری سے مخصوص کی جاتی ہے اور عین ممکن ہے انھیں وجوہ کی بنا پر آپ کو یہ منظومات نئی شاعری کی اچھی مثالیں دکھائی دیں۔

راج نرائن راز

---

[1] اس انتخاب میں شعراء کی تقدیم و تاخیر کسی سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ یا حاصل نہیں۔ بلکہ ہماری اس خواہش کا نتیجہ ہے جس کے تحت ہم یہ انتخاب آپ تک جنوری ۱۹۶۸ء میں بالضرور پہونچانا چاہتے تھے۔



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# نظمیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ن ۔ م ۔ راشد

# راهبه

آرزو راهبہ ہے، بیکس و تنہا و حزیں
آرزو راهبہ ہے، عمر گزاری جس نے
انہی محروم ازل، راہبوں، معبد کے نگہبانوں میں
اِن مہ و سالِ یک آہنگ کے ایوانوں میں
کیسے معبد پہ ہے، تاریکی کا سایہ بھاری
روئے معبود سے ہیں خون کے دھارے جاری

راهبہ رات کو معبد میں نکل آئی ہے
جھلملاتی ہوئی اک شمع لیے
لڑکھڑاتی ہوئی، فرش و درو دیوار سے ٹکراتی ہوئی
دل میں کہتی ہے کہ اس شمع کی لَو ہی شاید



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دور معبد سے بہت دور ——
چمکتے ہوئے انوار کی تمثیل بنے
آنے والی سحر نو بہی قندیل بنے

آرزو راہبہ ہے، بیکس و تنہا و حزیں
ہاں مگر راہبوں کو اس کی خبر ہو کیونکر
خود میں کھوئے ہوئے، سہمے ہوئے،
سرگوشی سے گھبرائے ہوئے

راہبوں کو یہ خبر ہو کیوں کر
کس لیے راہبہ ہے بیکس و تنہا و حزیں
راہب استادہ ہیں مرمر کی سلوں کے مانند
بے کراں عجز کی جاں سوختہ ویرانی میں
جس میں اُگتے نہیں دل سوزیِ انساں کے گلاب

راہبہ شمع لیے پھرتی ہے
یہ سمجھتی ہے کہ اس سے درِ معبد پہ کبھی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھاس پر اوس چھلک اُٹھّے گی
سنگریزوں پہ کوئی چاپ سُنائی دے گی

_____ گفتگو، بمبئی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منیر نیازی

# حرفِ سادہ و رنگیں

اک کلی گلاب کی
کوچۂ چمن میں ہے
یاد ایک خواب کی
شام کے گگن میں ہے
اسم سبز باب کا
پُرفریب بن میں ہے
نقش اک شباب کا
سایۂ کہن میں ہے
اک پکارتی صدا
جبر کے گھن میں ہے
دور دور تک ہوا
کوہ اور دمن میں ہے

—— فنون، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کرشن موہن

# میراجی

مست رہنا راہ چلتے اونگھنا

.............

دھوبیوں کے گھر میں جا کر عورتوں کے میلے کپڑے سونگھنا
(جسم کی بُو جنسی لذّت کی امیں
باعثِ تسکینِ جذبۂ آتشیں)
ہاتھ میں دو گولے لے کر گھومنا
اُن کو سہلانا تصوّر ہی میں لذّت گیر ہونا، جھومنا
اپنے ہی اعضا کو ہر دم چُومنا
اور لینا لُطف اپنے آپ سے
مصرعے کہنا مست و پُر اسرار سے، تہ دار سے، چُپ چاپ سے
زندگی بھر یہ رہا بھٹکے ہوئے جوگی کا جوگ
جس کی جنسی تشنگی کی ترجمان نظموں کو پڑھ کر کس قدر محظوظ ذہنی طور پر مسرور قلبی طور پر
ہوتے ہیں لوگ

—— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# المیہ

کہاں اب کہاں وہ ہوا
جو سنہری سی الھڑ سی پگڈنڈیوں پر
مرے پیچھے پیچھے چلی — میں نے جس سے کہا
یوں نہ آ — دیکھ لے گا کوئی!
وہ ہنسی، زہر میں ڈوبے ہونٹوں نے مجھ سے کہا
تو — یوں ہی ڈر گیا
میں — ہوا
دُور پربت پہ میرا نگر
اُونچے آکاش پر میرا گھر
زرد پگڈنڈیوں سے مجھے واسطہ؟

اور میں بڑھتا گیا
اُونچا اُٹھتا گیا



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ڈور پربت پہ پہنچا تو گونگا نگر
مجھ کو حیرت سے تکنے لگا
سُونے آکاش سے
ٹوٹے کنگن کی کرچیں برسنے لگیں
نیچے پگڈنڈیوں پر بھی کوئی نہ تھا

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بلراج کومل

# ایمبولنس

جو مجھ کو لائی تھی سکون گاہ میں
وہ ایک تھی
سپید، صرف ایک، اس کے پہلوؤں، جبیں پہ اور پشت پر
صلیب کے نشان تھے
میں چور چور اک عظیم گھاؤ تھا
وہ مجھ کو دستِ مہرباں میں سونپ کر
چلی گئی تو میں غنودگی کی بے کراں، مہیب دھند میں بھٹک گیا
ہر ایک رہگذر پہ گاڑیوں، بسوں کا کارواں امنڈ پڑا
عجیب انقلاب تھا

مری نظر کے سامنے
وہ ایک پل میں سب سپید ہو گئیں
سپید، سب سپید ان کے پہلوؤں، جبیں پہ اور پشت پر



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صلیب کے نشان دفعتاً ابھر کے آ گئے

الم نصیب ان کے بے اماں مکیں
مرے ہی ہم نفس، وفا شعار وہ عزیز تھے
جو سادگی سے کوئی مشتہر فریب کھا گئے
کسی مہیب جنگ، بھوک، قحط یا وبا کی زد میں آ گئے

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قاضی سلیم

# آزادگی

وقت کا بوجھ

پتھریلی چپ

اونچے اونچے پہاڑ

میں پہاڑوں کے دامن میں پھیلی ہوئی گھاس پر

پتی پتی کی تحریر پڑھتا ہوں، اسرار میں غرق ہوں

دیر سے

جھیل کی آنکھ جھپکی

نہ سہمے ہوئے پر کہیں پھڑپھڑائے

نہ کلیاں ہی چٹکیں

نہ پتّے ہلے

ہر گھنا پیڑ نروان کی آس میں گم ہے



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سوکھی ہوئی ٹہنیاں سب صلیبیں ہیں
ہر غار جیسے کسی جبرئیلِ امیں کے لیے وا ہے
کیلاش چپ چاپ ہیں

گونج ہی گونج
بے لفظ و معنی فقط ایک گونج
کون ہے
ساری سچائیاں
جھوٹ کی کوکھ سے چھوٹ کر
لہلہاتی ہیں ___ کچھ دیر خوشبو لٹاتی ہیں
پھر جھوٹ ہی کی طرف
لوٹ جاتی ہیں تم سے مجھے
کیا گلہ

بنسری کی مدھر تان گونجی تو ایسے لگا
جیسے مجھ میں کسی نے پرندے کی مانند
پر جھاڑ کر جھرجھری لی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جھاڑیوں میں پُراسرار سی سرسراہٹ
کوئی پیغام! ــــ قدموں کی آہٹ!!
نہیں ـــــ کچھ نہیں۔

ایک چرواہا بھیڑوں کا گلّہ لیے آگیا
سبزہ زاروں پہ معصوم بھیڑیں بڑھیں
دیکھتے دیکھتے
پتّی پتّی کی تحریر
قدرت کے اسرار سب چر گئیں

ــــ مزاج، بھوپال



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شہاب جعفری

# تسخیرِ فطرت کے بعد

ہوا اے ہوا ــــ!
میں ترا ایک انگ ایک لہرا تھا
صدیوں ترے ساتھ دشت و دمن، کوہ و صحرا میں
آزاد و سرشار پھرتا رہا ہوں
سمندر کی چھاتی پہ صدیوں ترے ساتھ
بے فکر و بدمست چلتا رہا ہوں
انوکھی زمینوں، طلسمی جزیروں کو دریافت کرتا رہا ہوں

مجھے تو نے فطرت کے معبد،
صنم خانۂ کائنات، آذری کے طلسمات سے آ کے باہر نکالا
مرے خوف سے کانپتے دل کو
وہموں میں ڈوبے ہوئے سر کو
سجدے سے تو نے اٹھا کر



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انھیں آگہی و عمل کا نیا نور بخشا
مجھے خود سے اور خود سے باہر مظاہر سے
صدیوں ہم آہنگ ہونا سکھایا

سمندر کے دکھ کو سمجھنے کی خاطر
اُبلتے ہوئے گرم، پُر شور طوفاں کو ناپا ہے میں نے
بیاباں کی تنہائی کو دُور کرنے کی خاطر
میں تپتی ہوئی ریت پر صدیوں پیدل چلا ہوں
بدلتے ہوئے موسموں کا ہر اک راز لینے کو میں نے
بہار و خزاں میں درختوں کے سایوں میں ٹھہر اتو پتوں کی سانسیں گنی ہیں
زمانے کا ہر سرد و گرم آزمانے کو صدیوں ہی تک میں
پہاڑوں کی برفیلی چوٹی سے
اور کوہِ آتش فشاں کے دہانے سے گذرا کیا ہوں
اور اس پر بھی جب نا تمامی کا احساس ڈستا رہا
اپنی تکمیل کرنے کی خاطر
بلندی کی پُر نور چوکھٹ کو
پستی کے تاریک غاروں کو چوما ہے میں نے



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غرض زندگی کے ہر اک درد سے خود کو انگیز کر کے
ہَوا اے ہوا ــــ!
میں کہ تجھ سے بچھڑنے سے پہلے
تری طرح آزاد و سرشار تھا
اب یہ کس طرح کی منہمک، ٹوٹتی زندگی ہے؟
کہ تو شہر شہر آدمی کی تگ و تاز کی تاب لانے کے قابل نہیں
اور میں شہر شہر ایک پتھر سا رستوں میں بے حس پڑا ہوں
تری شست پیمائی اور اپنی بے چارگی کا گلہ کر رہا ہوں!

ــــ شب خون، الہ آباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

٦٦/١١/٣

آج ہے میرا جنم دن
دیکھتے ہی دیکھتے پورا ہوا اڑتیس کا سن

منہ میں کم انیس دانت
پیٹ میں سی نورا کیفین:
چائے کے دو لاکھ پیالوں کا نچوڑ۔
پی چکا ہوں سگرٹیں میں تیس لاکھ
اور اب میرا لہو پیتی ہے لیڈی نیکوٹین۔
ذہن کی الماریوں میں
آٹھ سو پندرہ کتابیں
اور ساڑھے چھ ہزار اخبار کا انبار
صورتوں اور منظروں کے جانے کتنے فوٹوؤں کے موٹے البم۔



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک بیوی، تین بچّے، دو کتابیں، چھ بیاضیں، چند دوست
گالیاں، الزام، میٹھے بول
نیک نامی اور بدنامی کے پولے ڈھول
قلب و ذہن و روح کی کشتِ سوال
بس یہی کچھ دے گئے ہیں مجھ کو یہ اڑتیس سال

ریک پر رکھی کتابیں مجھ کو پڑھنا چاہتی ہیں
سادہ کاغذ مجھ کو لکھنا چاہتے ہیں
چند فوٹو آنکھ کی پتلی پہ چھانا چاہتے ہیں
کچھ اچنبھے شعر کا غذ پوش ہو کر باہر آنا چاہتے ہیں
سگرٹیں اور چائے مجھ کو اور پینا چاہتی ہے
مجھ کو میری زندگی کچھ اور جینا چاہتی ہے
ذہن پھٹنا چاہتا ہے
انفس و آفاق سے یہ دل لپٹنا چاہتا ہے
وقت کٹنا چاہتا ہے
کچھ نہ کچھ سب چاہتے ہیں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُف یہ انتالیسویں سردی بھی لائی ہے تقاضے

بل نہ ہوتے کاش اس کے ہاتھ میں ہوتیں رسیدیں

یا کوئی خوشبو بسا نیلا لفافہ

آکسیجن، پیار، کچھ ٹیولپ کے پھول

دوستوں میں سے کسی کے تازہ نغموں کی کتاب

یا لہو میں موج زن میرے سوالوں کے جواب

جسم انتالیسویں سردی کی دستک سن رہا ہے

گرم رکھنے کے لیے سر ما میں آتش دانِ فکر

آرزوؤں، حسرتوں اور خواہشوں کا غول

استخواں سے خشک ایندھن چن رہا ہے

جسم کے اعصاب و اعضا کی سبھی کٹھ پتلیاں

تاکہ اپنا رقص دکھلاتی رہیں، جلتی رہیں

دل نئی امّید کی کرنوں سے ڈوری بن رہا ہے

دیکھتے ہی دیکھتے پورا ہوا اڑتیس کا سن

آج ہے میرا جنم دن

—— شب خون، الہ آباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مخمور سعیدی

# لفظوں کا المیہ

نئے نئے لفظ شور کرتے
بڑھے چلے آ رہے ہیں ——
فکر و خیال کی رہگزار آباد ہو رہی ہے
زباں بہت سی پرانی حد بندیوں سے آزاد ہو رہی ہے
کئی فسانے جو اَن کہے تھے، کئی تصوّر جو بے زباں تھے
ہزار عالم نشاط و غم کے جو پہلے ناقابلِ بیاں تھے
وہ دھڑکنیں، خامشی ہی جن کے خروشِ پنہاں کی ترجماں تھی
وہ نغمگی جو خموشیوں کے سیاہ زنداں میں پرفشاں تھی
اسے اب آخر کھلی فضاؤں میں اذنِ پرواز مل گیا ہے
کہ اک نیا رشتہ درمیانِ خیال و آواز مل گیا ہے

مگر مجھے چُپ سی لگ گئی ہے
نئے نئے لفظ شور کرتے بڑھے چلے آ رہے ہیں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ـــــــــ اور میں

ہجومِ پُرشور میں، اکیلا
پُرانے لفظوں کو ڈھونڈھتا ہوں
یہ دیکھتا ہوں
جہاں جہاں کل پُرانے لفظوں نے ڈال رکھّے تھے اپنے ڈیرے
وہاں نئے لفظ آ کے آباد ہو گئے ہیں
مکان اگرچہ اُجڑ نہ پائے، مکین برباد ہو گئے ہیں

نئے نئے لفظ شور کرتے بڑھے چلے آ رہے ہیں
ـــــــ لیکن
پُرانے لفظوں کی پائمالی نے دم بخود کر دیا ہے مجھ کو
کسی نے سوچا نہیں ہے شاید مگر میں اکثر یہ سوچتا ہوں
پُرانے لفظوں کے ساتھ ہی اک پُرانی دنیا بھی کھو گئی ہے
خموشیوں کے سیاہ زنداں میں جا کے روپوش ہو گئی ہے

ـــــــ تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

محمد علوی

# مجھے ان جزیروں میں لے جاؤ

مجھے اُن جزیروں میں لے جاؤ
جو کانچ جیسے
چمکتے ہوئے پانیوں میں گھرے ہیں
جہاں لڑکیاں
ناریل کے درختوں کے پتّوں سے
اپنے بدن کے خطرناک حصّے چھپاتی ہیں
پھولوں کے گجرے پہن کر
بڑی شان سے مسکراتی ہیں
بچے جہاں
ریت کے گھر بناتے ہیں
اور ساحلوں کی چمکتی ہوئی ریت پر
لوگ 'سن باتھ' لیتے ہیں
پانی میں غوطہ لگا کر



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہیں سیپیاں، مچھلیاں اور گھونگھے پکڑتے ہیں
اور رات کو چاندنی میں
کہیں ناچتے اور گاتے ہیں
اور پھونس کے ننھے منّے مکانوں میں
آرام کی نیند سو جاتے ہیں

مجھے ان جزیروں میں لے جاؤ
جو کانچ جیسے
چمکتے ہوئے پانیوں میں گھرے ہیں
تو ممکن ہے میں
اور کچھ روز جی لوں
کہ شہروں میں اب
میرا دم گھٹ گیا ہے!!

—— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زبیر رضوی

# رقیبِ شوق

ہم ابھی کچھ دیر پہلے ساتھ تھے
شہر سارا یوں لگا تھا
جیسے اپنے ہی تعاقب میں کرن سورج کی تھامے چل رہا ہے
اُس کی آنکھیں بن کے پتھر اُٹھ رہی تھیں
قُرب کے آئینے چھن سے ٹوٹ کر ریزہ ہوئے تھے
ہونٹ اپنے سِل گئے تھے
جسم اپنے جل گئے تھے
ہم بچھڑ کے نامرادوں کی طرح واپس ہوئے تو
شہر سارا اجنبی سا ہو گیا تھا
اُس کی آنکھوں پر سیہ پٹی بندھی تھی

— شب خون، الہ آباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وحید اختر

# موت کی جستجو

چہرے روحوں کی بے مائیگی
ذہن کی تیرگی کے سیہ آئینے
سرد آنکھوں کے تاریک روزن میں دبکا ہوا اک خلا
ایک سنّاٹا ہونٹوں کے بستہ مکاں میں ہے سویا ہوا
روح کو جہدِ تحصیلِ زر کھا گئی
ذہن کی روشنی نا امیدی کی ظلمت میں دھندلا گئی
آنکھیں ناکامیوں کے کھنڈر میں مکاں کے تصوّر سے عاری ہوئیں
ہونٹ کشکولِ دریوزہ گر بن کے لفظوں کی عصمت کی دوکاں بنے
اور اب کچھ نہیں
اور اب کچھ نہیں
ایک دیوانہ گر خواہشِ زیست ہے
خال و خط، دست و پا
سینہ و سر، شکم اور زیرِ شکم



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک دیوانہ گر خواہشِ زیست اعضا میں دوڑی ہوئی
ایک بے معنی، بے کار ایا بج ہوس جسم کے تانے بانے کو تھامے ہوئے
صرف اس ایک لمحے کی آمد کا ہے انتظار
جب کہ ذہنوں کے، روحوں کے آئینے
آنکھوں میں دبکا خلا
اور ہونٹوں سے لپٹا سکوت
ایک بار ــــــ خواہشِ زیست سے کہہ سکیں
زیست ہم پر ہمیشہ سے الزام ہے
ہم نہ زندہ رہے ہیں کبھی اور نہ زندہ ہیں اب
ایک دیوانہ گر خواہشِ مرگ ہی تھی ہمارے لیے زندگی

ــــــ شب خون، الٰہ آباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شہریار

# رات کی زد سے بھاگتا ہوا دن

رات کی زد سے بھاگتا ہوا دن
پہلے ٹھہرا گھنے درختوں پر
پھر لگائی زمیں پر اس نے جست
مندروں، مسجدوں سے ٹکرایا
راستوں کوچوں اور گلیوں کی
گرد اور گندگی سے بچتا ہوا
گھس گیا تنگ خالی کمروں میں

تیز رفتار بس میں ہو کے سوار
پھر گیا اونچی بلڈنگوں کی طرف
بو سے کچھ فائلوں پہ ثبت کیے
کچھ درازوں کے جسم سہلائے
پھر چلا کافی ہاؤس کی جانب



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر ملوں کے دھوئیں کے سیل کے ساتھ
اُن فلک بوس چوٹیوں پہ گیا
پھر کسی سخت شئے سے ٹکرایا
اور پھر رات ہر طرف ہی رات

——— شاخسار، کٹک



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# تو ایسا کیوں نہیں کرتے

تو ایسا کیوں نہیں کہتے
کہ یہ سپنے ہی میرے کرب کے ضامن ہیں ان ہی کے سبب سے میں
جھلستے ریگ زاروں میں برہنہ پا بھٹکتا ہوں
انہی پرچھائیوں کو جسم دینے کی تمنّا مجھ سے آسائش کا ہر لمحہ
مرے کی نیند کا اعصابی سکوں ـــــ سب چھین لیتی ہے
یہی وہ زہر ہے جس نے
مرے خوں کے نمک کو نیم کے رس میں بدل ڈالا

تو ایسا کیوں نہیں کہتے
کہ میں سپنوں کے اس ارژنگ کو
شورج کی جلتی بھٹیوں میں پھینک دوں سب کچھ جلا ڈالوں
کسی لنگر شکستہ ناؤ کی مانند دھارے پر رواں ہو جاؤں
ہر اک موج کے ہمراہ ڈوبوں اور اُبھر آؤں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تو ایسا کیوں نہ کر پائے
وہ جو کچھ میرا حصّہ تھا
مرا ورثہ تھا
مجھ سے چھین لیتے اور مجھے جنگل کے بے حس پیڑ کی مانند اُگا دیتے
جو ہر موسم کے ہمرہ اپنا پیراہن بدلتا ہے،
ہوا کے جھونکے دیتے ہیں اجازت جس طرف بڑھنے کی بڑھتا ہے
زمیں کی نرمیوں کو دیکھ کر اپنی جڑیں پیوست کرتا ہے!

مگر تم یہ نہ کر پائے
مرا ورثہ نہ مجھ سے چھین پائے اور وہ پہلا شخص جس نے سب سے پہلا خواب دیکھا تھا
ابھی تک مجھ میں زندہ ہے!

تو ایسا کیوں نہیں کرتے
انہی سپنوں انہی پرچھائیوں کو جسم دے ڈالو
جنھیں اک جسم دینے کی تمنّا، مجھ سے آسائش کا ہر لمحہ
مزے کی نیند اعصابی سکوں ــــ سب چھین لیتی ہے

ــــــ اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# دو سہیلیاں

بیٹھے بیٹھے
اُوب رہے ہیں
آؤ سہیلی سرپٹ بھاگیں
سر کے بال تلک ہِل جائیں، دھم دھم یوں دہلیزیں لانگیں

گھٹنوں گھٹنوں
تال میں چل کر
مُنہ مُنہ تک گاگر بھر لائیں
اور نشانے تاک تاک کے پتّھر سے پتّھر ٹکرائیں

برگد کی ننگی ڈالی پر
بن جھولے کے
ایسا جھولیں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لو کٹ اُچٹلے میں پھنس جائے، انگوٹھے پیشانی چھو لیں

ہنسی ہنسی میں
اک دوجے پر
بدلی بن بن کر یوں ٹوٹیں
آٹے جیسا گِس کر گوندھیں، کئی جگہ سے ٹوٹیں پھوٹیں

—— اقدار، پٹنہ



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# کم زوری

نسیمِ خلد بے خوفی سے میرے گھر میں در آئی
کہا میں نے کہ تم
کب شعلۂ جوّالہ بن جاؤ گی ــــ ؟ خاشاکِ دل وجاں کو
جلا کر خاک کرنا ہے
بدن پر تھرتھری طاری ہے، دیواریں لرزتی ہیں
وہ ٹھنڈک ہے کہ بالوں کی جڑوں میں خون
جمتا جا رہا ہے
ہر کڑی چھت کی سکڑ کر چشمِ افیوں نوش کے مانند
چھوٹی ہوتی جاتی ہے

وہ دیکھو، ــــ وہ رہی اک گُربۂ مسکیں، چھپی کونے میں بیٹھی ہے،
اب ان تکتی ہوئی آنکھوں کے بھورے ملگجے بادل
گل ولالہ (شرر) برسا نہیں پاتے



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ ٹھنڈک ہے کہ قلبِ ہوش یخ بستہ ہُوا جاتا ہے تم کب
شعلۂ جوّالہ بننے والی ہو ——

بولو؟

نسیمِ خُلد بولی —— میرے ہر تارِ نفس میں یُوں
نہاں سفّاک لالی ہے لہُو جیسے رگِ نازک میں پوشیدہ، مجھے
آغوش میں لے کر نچوڑو، تم تو انگارے ٹپکتے دیکھ پاؤ گے، مجھے
مٹھّی میں بھر کر منہ میں رکھ لو۔ پی کے دیکھو، وہ سنہرا
تیرہوں میں جو گلے میں چبھ کے بن جاتا ہے
انگارا۔ تمھیں جلنا نہیں آتا!

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# موت کی خوشبو

جدائی محبّت کے دریائے خوں کی معاون ندی ہے
وفا یاد کی شاخِ مرجاں سے لپٹی ہوئی ہے
دل آرام و عشّاق سب خوف کے دائرے میں کھڑے ہیں
ہواؤں میں بوسوں کی باسی مہک ہے
نگاہوں میں خوابوں کے ٹوٹے ہوئے آئینے ہیں
دلوں کے جزیروں میں اشکوں کے نیلم چھپے ہیں
رگوں میں کوئی رودِ غم بہہ رہا ہے

مگر درد کے بیج پڑتے رہیں گے
مگر لوگ ملتے بچھڑتے رہیں گے
یہ سب غم پُرانے
یہ ملنے بچھڑنے کے موسم پُرانے



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پرانے غموں سے نئے غم الجھنے چلے ہیں
لبوں پر نئے نیل، دل میں نئے پیچ پڑنے لگے ہیں
غنیم آسمانوں میں دشمن جہازوں کی سرگوشیاں ہیں
ستاروں کی جلتی ہوئی بستیاں ہیں
اور آنکھوں کے راڈار پر صرف تاریک پرچھائیاں ہیں
ہمیں موت کی تیز خوشبو نے پاگل کیا ہے
امیدوں کی سرخ آبدوزوں میں سہمے
تباہی کے کالے سمندر میں بہتے چلے جا رہے ہیں
کراں تا کراں ایک گاڑھا کسیلا دھواں ہے
زمیں تیری مٹّی کا جادو کہاں ہے؟؟

——— فنون، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# ایک نظم

ہاں یہ سب کچھ مرے دیکھتے ہی ہوا
پہلے سورج چھپا
اور پھر عکس
میری نظر کی حدوں سے پھسل کر گرا
ایک دو لمحے پہلے چمکتا ہوا شہر
پھر سٹپٹا کر اُٹھا
بھاگنے کو جھکا
اور گر ہی پڑا
لمبا لمبا سا لیٹا ہوا شہر تھا لاش سا

اور پھر ایک کالا بھیانک بدن
شہر کی لاش کو
پاؤں والے سرے کی طرف سے نگلنے لگا



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور پھر میں نے دیکھا کہ کچھ ہاتھ اٹھنے لگے
"کیا ہوا چاہتا ہے؟" میں چلا پڑا
اور یہ چیخ میں نے سُنی
صرف میں نے سُنی
میری آنکھیں پپوٹوں کی دیوار کی آڑ میں چھپ گئیں
روشنی کا جھماکا ہوا
"کیا ہوا؟" یہ بھی میں نے سُنا
یہ بھی میں نے سُنا
اور بستر پہ دم توڑتے شہر کی
ناک میں اک نلی
آکسیجن اگلنے میں مشغول تھی

—— اور کالا بدن شہر کی پائنتی
رکھی کرسی پر آدھا جھکا
اپنے زخموں سے رستے ہوئے نور کو
صرف بے آنکھ آنکھوں سے دیکھا کیا
اور جھکتا گیا —— اور جھکتا گیا

—— اقدار، پٹنہ



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہاب دانش

# رینگتے سائے گلی گلی

"انجانی پاتال کی گہری اندھی تہ میں
اندھیاروں کے دیو چھُپے ہیں
کالے جالے پڑی سُرنگوں کے رستے بے نُور پڑے ہیں
اپنے ہاتھوں اُجلے ہنستے چاند سجانا
........... موتی لانا"

سوچ رہا ہوں
جس نے ایسی بات کہی ہے
اُس کی دنیا سورج سورج روشن ہوگی
کالے سائے
صرف سرنگوں یا پاتال میں رہتے ہوں گے
انسانوں کی بستی میں وہ
گلی گلی کب پھرتے ہوں گے۔

—— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حسن اختر جلیل

# سرگوشی

اندھیری رات جب اپنے
پروں کے بادباں پھیلائے
ساحل پر اُترتی ہے
کوئی مجھ سے یہ کہتا ہے
"سمندر جاگتا ہے!"

سمندر! میں ترے غمناک ساحل پر
وہ درماندہ مسافر ہوں
جسے تیرے جزیروں تک پہنچنے کی تمنّا ہے
جزیرے ۔۔ جن کے نظّارے تھکی آنکھوں کی جنّت ہوں
جہاں پر صُبح کی ٹھنڈی ہوا ہر سمت پھیلا دے
سنہری دُھوپ کا آنچل،
جہاں سے دیکھنے پائیں نہ میری جاگتی آنکھیں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اندھیری رات کا ساحل
سمندر سُن!
سمندر سُن!

——— اُردو زبان، سرگودھا



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# پانی

پانی، پانی
ہر سُو پانی
پانی ــــ بے ہیئت، بے صورت
ساغر میں ساغر بن جائے
پھُولوں پر یہ شبنم
آنکھوں میں یہ آنسو
اڑ جائے تو بادل
بہہ جائے تو دریا
پھیلے تو اک ساگر
پانی ــــ بے ہیئت، بے صورت

پانی
دیوتاؤں کا ایک مقدّس رس ہے



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زیست کا بہتا دھارا
چاندی کی کشتی کا جھولا

میں بھی پانی
ندی بن کر بہتا جاؤں
سخت چٹانوں کا دل چیروں
دھرتی کے ہاتھوں پر ریکھا کھینچوں

—— سیب، کراچی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زاہد ڈار

# تلاش

ایک ویران، اندھیرا رستہ
رات کا وقت، اندھیرا رستہ
شہر خاموش، اندھیرا رستہ
نیند میں غرق ہے ساری دنیا
اور میں جاگتا ہوں، ڈھونڈھتا ہوں
اُس کو، جو چیز کبھی کھوئی تھی۔
نام معلوم نہیں اس کا مجھے
اور معلوم نہیں اس کا پتا
اور معلوم نہیں
آج اس شہر میں وہ ہے کہ نہیں۔
اَن گنت شہروں سے میں گزرا ہوں
رات کے وقت اندھیرے میں کبھی
صبح کے وقت اجالے میں کبھی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ کسی شہر میں موجود نہیں
جانے کس شہر میں کھویا تھا اسے
آج اتنا بھی مجھے یاد نہیں
دل میں اک دھندلا سا احساس ہے باقی اب تک
اس کا جس چیز کو کھویا تھا کبھی
اَن گنت صدیاں مرے پیچھے ہیں
اَن گنت صدیاں ابھی آئیں گی
جانے میں اس کو کبھی پا بھی سکوں گا کہ نہیں

——— سویرا، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# شاد امرتسری

آج رویا بہت
ڈاک بنگلے کی دہلیز پہ دیر تک
ایک گم گشتہ ہیرے کی ضَو کا تصوّر لیے
خود کو کھویا بہت
مجھے یاد ہے، ایک دن مسکراتے ہوئے اس نے مجھ سے کہا تھا
کبھی خواب بھی دیکھا کرتے ہو تم
یا حقیقت کا دم یونہی بھرتے ہو تم
زندگی، ہائے یہ زندگی تو گھنی رات ہے
تم تو فن کار ہو
اُجلے خوابوں کے مہتاب دیکھا کرو
خواب دیکھا کرو
خواب میں ہے ازل، خواب میں ہے ابد
ہائے خوابوں کے نکھرے ہوئے خال و خدِ ناتمام و حسیں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

—— ایک دن دیوتاؤں کے دربار میں ہم گئے
نرتکی کے قدم……..
تھم گئے
ہائے دیکھے نہیں خواب تم نے کہیں —— ناتمام و حسیں
میں نے دیکھا کہ اُس وقت وہ اپنے کمرے کے اندر نہ تھا
دیوتاؤں کے دربار کا جیسے وہ دیوتا بن گیا
اور کوئی نرتکی ناچتے ناچتے اُس کے قدموں کو چھونے کی خاطر بڑھی
تو وہ گھبرا گیا اور یونہی ہنس پڑا
ایک اور ناتمام و حسیں خواب کی ابتدا، ابتدا انتہا
ایک کالا کبوتر مرے صحن میں آکے بیٹھا
مگر تم کو خوابوں سے کیا
ڈر رہا ہوں ذرا
کیا گھنی رات کالا کبوتر نہیں، جو مرے صحن میں آگیا
میں تو فنکار ہوں
میں تو شاموں کو روشن کروں شمعِ مے
دم بہ بدم پے بہ پے
موجِ انوار اُٹھے



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دورِ ساغر چلے
ڈاک بنگلے کی دہلیز پہ
آج بھی پوچھتا ہوں ملازم سے میں
دیوتاؤں کے دربار کا دیوتا
اپنے کمرے میں ہے یا نہیں
جل رہی ہے کہیں شمعِ مے یا نہیں ؟
جس کے مہتاب شیشے کے تھے ؟ خواب تھے ناتمام و حسیں
نرتکی کی تھرکتی ہوئی انگلیوں کے تپاں لمس نے
زندگی کی گھنی رات کے نحس، کالے کبوتر نے
جس کو ڈرایا بہت
جس نے مے کا دیا
اس گھنی رات کے طاقچوں میں جلایا بہت !

—— فنون، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# رجائیت کی حمایت میں

بے ارادہ چلیں گے تو لاحاصلی کے مصائب سے بچ جائیں گے
تم کہو گے: کوئی پھول رکھ دو مرے ہات پر
دل ہی دل میں میں رو دوں گا اس بات پر
میں کہوں گا:
نہیں ـــــ کچھ نہ کہہ پاؤں گا
قہقہہ مار کر بس ہنسوں گا: تمھیں بھی ہنسی آئے گی
بے ارادہ یونہی
بے ارادہ ہنسیں گے یونہی دیر تک
پھر خیال آئے گا: تم نے اک بات مجھ سے کہی تھی
بتاؤ، وہ کیا بات تھی
تم کہو گے: ہٹاؤ ـــــ بھلا دو اسے
آؤ چل دیں یونہی
بے ارادہ کہیں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھول جائیں کہ اس کے گنہگار ہیں
اس کے قاتل ہیں ہم
بھول جائیں کہ اپنی سزا موت ہے

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راج نرائن راز

# خودکلامی

نارسیسس نہ بنو
جھیل کی تہہ میں کبھی جھانک کے دیکھا نہ کرو
اُس کا شفّاف
حسیں
— اور بلوریں سینہ
چہرہ بربادی ہے
ایسے غافل نہ بنو

اورفی لیس نہ بنو
اپنے ماضی کی حسیں یاد کو دھیرے دھیرے
اپنے پیچھے
صفتِ سایہ چلی آنے دو
اتنے بےتاب ہو کیوں!



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آنکھ اُفق پر رکھّو
کام لو ہوش سے، یوں لوٹ کے دیکھا نہ کرو
یوری ڈِکس عالمِ اسرار میں کھو جائے گی
اس کے قاتل نہ بنو

—— پگڈنڈی، امرتسر



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# غزلیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یوسف ظفر

# غزل

جو حروف لکھ گیا تھا، مری آرزو کا بچپن
اُنھیں دھو سکے نہ دل سے مری زندگی کے ساون

وہ جو دن بکھر چکے ہیں، وہ جو خواب مر چکے ہیں
میں اُنہی کا ہوں مجاور، مرا دل اُنہی کا مدفن!

یہی ایک آرزو تھی، کہ مجھے کوئی پکارے
سو پکارتی ہے اب تک مجھے اپنے دل کی دھڑکن

کوئی ٹوٹتا ستارہ مجھے کاش! پھر صدا دے
کہ یہ کوہ و دشت و صحرا ہیں سکوتِ شب سے روشن

ترے رُوبرو ہوں لیکن، نہیں روشناس تجھ سے
تجھے دیکھنے نہ دے گی، ترے دیکھنے کی اُلجھن!

ظفرؔ آج دل کا عالم ہے عجیب کس سے پُوچھوں
وہ صبا کدھر سے آئی جو کھلا گئی یہ گلشن!

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# غزل

مصرف کے بغیر جل رہا ہوں
میں سونے مکان کا دیا ہوں

منزل ہے نہ کوئی جادہ پھر بھی
آشوبِ سفر میں مبتلا ہوں

محمل بھی نہیں کوئی نظر میں
صحرا کی بھی خاک چھانتا ہوں

منصور نہ دعویٔ انا الحق
سولی پہ مگر لٹک رہا ہوں

اے اہلِ کرم نہیں میں سائل
رستے پہ یونہی کھڑا ہوا ہوں

اب شکوۂ سنگ و خشت کیسا
جب تیری گلی میں آگیا ہوں

اس شہر میں وضعِ کج کلاہی
میں واقعی درخورِ سزا ہوں

مشکل نہیں ترکِ عشق لیکن
اس کا بھی مآل جانتا ہوں

——— الشیا، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عارف عبدالمتین

# غزل

کتنی حسرت سے تری یاد کا بادل برسا
یہ الگ بات مرا شعلۂ غم بجھ نہ سکا!
تیرا پیکر ہے وہ آئینہ کہ جس میں اکثر
میں نے سو روپ میں خود اپنا سراپا دیکھا!
ایک لمحے کے لیے چاند کی خواہش کی تھی
عمر بھر سر پہ مرے قہر کا سورج چمکا!
میں اذیّت کی گپھاؤں میں کراہوں کب تک
بے گناہی کی سزا کے لیے میعاد ہے کیا!
تیرہ و تار خلاؤں میں بھٹکتا رہا ذہن مرا
رات صحرائے انا سے میں ہراساں گذرا!
میں نے جس شاخ کو پھولوں سے سجایا عارف
میرے سینے میں اسی شاخ کا کانٹا اترا!

—— نئی قدریں، حیدرآباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

باقی صدیقی

# غزل

دل جنسِ محبت کا خریدار نہیں ہے
پہلی سی وہ اب گرمیِ بازار نہیں ہے

ہر بار وہی سوچ، وہی زہر کا ساغر
اس پر یہ ستم، جرأتِ انکار نہیں ہے

کچھ اُٹھ کے بگولوں کی طرح ہو گئے رقصاں
کچھ کہتے رہے راستہ ہموار نہیں ہے

دل ڈوب گیا لذتِ آغوشِ سحر میں
بیدار ہے اس طرح کہ بیدار نہیں ہے

یہ سر سے نکلتی ہوئی لوگوں کی فصیلیں
دل سے مگر اونچی کوئی دیوار نہیں ہے

دم سادھ کے بیٹھا ہوں، اگرچہ مرے سر پہ
اک شاخِ ثمر دار ہے تلوار نہیں ہے

دم لو نہ کہیں، دھوپ میں چلتے رہو باقیؔ
اپنے لیے یہ سایۂ اشجار نہیں ہے

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اختر ہوشیارپوری

# غزل

دردکی دولتِ نایاب کو رُسوا نہ کرو!
وہ نظر راز ہے اس راز کا چرچا نہ کرو

پسِ دیوار بھی دیوار کا عالم ہوگا
تم یونہی روزنِ دیوار سے جھانکا نہ کرو

گھر پلٹ آنے میں عافیتِ جاں ہے یارو
جب ہوا تیز چلے راہ میں ٹھہرا نہ کرو

یہ جہانِ گزراں، ہاتھ کسے آیا ہے
پیچھے مڑ مڑ کے کسی شخص کو دیکھا نہ کرو

زیست ہے تیز قدم آگے نکل جائے گی
تم کسی موڑ پہ رُکنے کا ارادہ نہ کرو

کچھ اُدھر سائے ہیں جو بڑھ کے لپٹ جاتے ہیں
اخترؔ اُس راہ سے ہو کر کبھی گزرا نہ کرو

—— اوراق، لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خلیل الرحمٰن اعظمی

# غزل

خود اپنا عکس ہوں کہ کسی کی صدا ہوں میں
یوں شہر تا بہ شہر جو بکھرا ہوا ہوں میں
میں ڈھونڈنے چلا ہوں جو خود اپنے آپ کو
تہمت یہ مجھ پہ ہے کہ بہت خود نما ہوں میں
مجھ سے نہ پوچھ نام مرا روحِ کائنات!
اب اور کچھ نہیں ہوں ترا آئینہ ہوں میں
لاؤں کہاں سے ڈھونڈھ کے میں اپنا ہمنوا
خود اپنے ہر خیال سے ٹکرا چکا ہوں میں
اے عمرِ رفتہ میں تجھے پہچانتا نہیں
اب مجھ کو بھول جا کہ بہت بیوفا ہوں میں
میرے لیے بھی دار و رسن کا یہ اہتمام
میں نے یہ کب کہا تھا کہ کوئی خدا ہوں میں

——— شب خون، الٰہ آباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# غزل

لفظ و منظر میں معانی کو ٹٹولا نہ کرو
ہوش والے ہو تو ہر بات کو سمجھا نہ کرو

وہ نہیں ہے، نہ سہی، ترک تمنّا نہ کرو
دل اکیلا ہے اسے اور اکیلا نہ کرو

بند آنکھوں میں ہیں نادیدہ زمانے پیدا
کھلی آنکھوں ہی سے ہر چیز کو دیکھا نہ کرو

دن تو ہنگامۂ ہستی میں گذر جائے گا
صبح تک شام کو افسانہ در افسانہ کرو

—— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خورشید احمد جامی

# غزل

وقت کی دھوپ ہے اور درد کا لمبا رستہ
زندگی سوچ کے سائے میں کھڑی ہے تنہا
طنز کے تیر نہ دشنام کے پتھر آئے
کیا قیامت ہے کہ یہ شہر بھی صحرا نکلا
دل کی راہوں میں رکے سب کو پکارا لیکن
کوئی دروا نہ ہوا کوئی دریچہ نہ کھُلا
رات پھر غم کے پہاڑوں سے اُتر آئی ہے
پھر زمانے میں چلی دُور کے خوابوں کی ہوا
مرثیہ خواں ہے خود اپنی ہی تمناؤں کا
غم کی مٹھی میں پگھلتا ہوا اک لمحہ
لوگ کہتے ہیں سیاہی کے سمندر میں نہیں
اور بھی ایک چمکتا ہوا دن ڈوب گیا
بزمِ یاراں میں گئے بھی تو کسی نے جا تی
نام پوچھا نہ کبھی کام ہمارا پوچھا

—— صبا، حیدرآباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عزیز تمنّائی

# غزل

کتنی ظالم ہے اجالے کا کفن لاتی ہے
رات سورج کی لحد میں مجھے دفناتی ہے

اَن گنت رُوپ ہیں دامانِ نظر میں لیکن
ایک پرچھائیں ہر اک رُوپ میں لہراتی ہے

شب کے سنّاٹے میں تنہائی کو رسوا کرنے
چاندنی خواب حسینوں کے چُرا لاتی ہے

یوں صبا دے گئی دہلیزِ سحر پہ دستک
میں یہ سمجھا کوئی دیرینہ ملاقاتی ہے

رونقیں جس سے درِ میکدۂ صبح پہ تھیں
اب وہی سجدہ گہِ شب میں مناجاتی ہے

اس پُر اسرار خموشی کی یک آہنگی میں
ایک آہٹ ہے جو پل پل مجھے چونکاتی ہے

ہر نفس خوابِ عدم کا ہے تمنّائی گماں
زندگی اپنی ہی پرچھائیں سے گھبراتی ہے

—— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکیب جلالی

# غزل

لو دے اُٹھے وہ حرفِ طلب سوچ رہے ہیں
کیا لکھیے سرِ دامنِ شب سوچ رہے ہیں

کیا جانیے منزل ہے کہاں، جاتے ہیں کس سمت
بھٹکی ہوئی اس بھیڑ میں سب سوچ رہے ہیں

بھیگی ہوئی اِک شام کی دہلیز پہ بیٹھے
ہم دل کے سُلگنے کا سبب سوچ رہے ہیں

بجھتی ہوئی شمعوں کا دُھواں ہے سرِ محفل
کیا رنگ جمے آخرِ شب، سوچ رہے ہیں

اس لہر کے پیچھے بھی رواں ہیں نئی لہریں
پہلے نہیں سوچا تھا جواب سوچ رہے ہیں

ہم اُبھرے بھی ڈوبے بھی سیاہی کے بھنور میں
ہم سوئے نہیں شب ہمہ شب سوچ رہے ہیں

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# غزل

وہ سادگی نہ کرے کچھ بھی تو ادا ہی لگے
وہ بھول پن ہے کہ بے باکی بھی حیا ہی لگے

نہیں ہے میرے مقدر میں روشنی نہ سہی
کہ کھڑکی کھولو، ذرا صبح کی ہوا ہی لگے

عجیب شخص ہے۔ ناراض ہو کے ہنستا ہے
میں چاہتا ہوں۔ خفا ہو تو وہ خفا ہی لگے

لرزتے پردوں میں تو جیسے جھانک کر چھپ جائے
ترے خیال میں سناٹا بھی صدا ہی لگے

حسیں ہیں اور بھی، لیکن کوئی کہاں تجھ سا
جو دل جلائے بہت، پھر بھی دلربا ہی لگے

—— کتاب، لکھنؤ



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# غزل

عجب اک شور سا بپا ہے کہیں
کوئی خاموش ہو گیا ہے کہیں

ہے کچھ ایسا کہ جیسے یہ سب کچھ
اب سے پہلے بھی ہو چکا ہے کہیں

جو یہاں سے کہیں نہ جاتا تھا
وہ یہاں سے چلا گیا ہے کہیں

تجھ کو کیا ہو گیا کہ چیزوں کو
کہیں رکھتا ہے ڈھونڈتا ہے کہیں

تو مجھے ڈھونڈ میں تجھے ڈھونڈوں
کوئی ہم میں سے رہ گیا ہے کہیں

اسی کمرے سے کوئی ہو کے وداع
اسی کمرے میں چھپ گیا ہے کہیں

——— نئی قدریں، حیدر آباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مصور سبزواری

# غزل

جسم اپنا ہے کوئی اور نہ سایہ اپنا
جانے اس زیست سے ہے کونسا رشتہ اپنا

تو نے کس موڑ پہ چھوڑا تھا مجھے عمرِ رواں
تک رہا ہوں کئی صدیوں سے میں رستہ اپنا

سنگ انداز ہوا شہرِ ستم پیشہ تمام
دل لیے بیٹھا ہے شیشے کا گھروندا اپنا

ہم رہے بھی تو بدلتے ہوئے موسم کی طرح
تیری آنکھوں میں کوئی عکس نہ ٹھہرا اپنا

اک ترا غم تھا بہر رنگ جو شاداب رہا
اس شجر نے نہ گرایا کوئی پتا اپنا

دل کی دیوار پہ یہ رنگِ شبِ تار تو دیکھ
حادثہ چھوڑ گیا ہے کوئی سایہ اپنا

اے غمِ خاک شدہ جاگ برنگِ اشعار
تیری مٹی میں ملاتا ہوں میں سونا اپنا

کتنے اصنام تراشے ہیں تری صورت کے
جھانک کر دیکھ ذرا مجھ میں سراپا اپنا

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شہزاد احمد

# غزل

دیکھنے اس کو کوئی میرے سوا کیوں آئے
میرے ہمراہ یہ نقشِ کفِ پا کیوں آئے

کل بھی یہ فکر، اسے حال سُنائیں کیسے
آج یہ سوچتے ہیں، اس کو سُنا کیوں آئے

میں بلندی پہ اگر جاؤں تو کیسے جاؤں
آسمانوں سے زمینوں پہ خدا کیوں آئے

قیدیوں کے لیے بہتر ہے کہ گھٹ کر مر جائیں
روشنی جب نہیں آتی تو ہوا کیوں آئے

کم نہیں ہے یہ اذیّت کہ ابھی زندہ ہوں
اب مرے سر پہ کوئی اور بلا کیوں آئے

لوگ خاموشی کا کرتے ہیں تقاضہ یعنی
سانس بھی لینے کی، شہزادؔ، صدا کیوں آئے

—— فنون، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مشفق خواجہ

# غزل

غم ہی لے دے کے مری دولتِ بیدار نہیں
یہ خوشی بھی ہے میسّر، کوئی غمخوار نہیں

خود سے بھی توڑ چکا ہوں میں تعلق اپنا
اب مری راہ میں حائل کوئی دیوار نہیں

ایسی سنسان کبھی پہلے نہ تھی ہجر کی رات
دُور تک قافلۂ صبح کے آثار نہیں

بات آسان فراوانئ غم نے کر دی
اب مجھے شکوۂ ناکامیِ اظہار نہیں

زندہ رہ لوں کسی صورت تو بڑی بات ہے یہ
ورنہ جاں سے تو گزرنا کوئی دشوار نہیں

دامِ وحشت سے رہائی نہیں ممکن، شاید
ہوں اسیر اپنا بھی، صرف اس کا گرفتار نہیں

قصۂ غم بھی وہی، میں بھی وہی، دل بھی وہی
پر وہ پہلا سا خلوصِ در و دیوار نہیں

—— فنون، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عادل منصوری

# غزل

بسمل کے تڑپنے کی اداؤں میں نشہ تھا
میں ہاتھ میں تلوار لیے جھوم رہا تھا
گھونگھٹ میں مرے خواب کی تعبیر چھپی تھی
مہندی سے ہتھیلی میں مرا نام لکھا تھا
لب تھے کہ کسی پیالی کے ہونٹوں پہ جھکے تھے
اور ہاتھ کہیں گردنِ مینا پہ پڑا تھا
حمام کے آئینے میں شب ڈوب رہی تھی
سگرٹ سے نئے دن کا دھواں پھیل رہا تھا
دریا کے کنارے پہ مری لاش پڑی تھی
اور پانی کی تہ میں وہ مجھے ڈھونڈ رہا تھا
معلوم نہیں پھر وہ کہاں چھپ گیا عادلؔ
سایہ سا کوئی لمس کی سرحد پہ ملا تھا

—— شب خون، الہ آباد



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مظہر امام

# غزل

ایک مدت سے مرے گھر میں کوئی آیا نہیں
ان شناساؤں میں کوئی آشنا چہرہ نہیں

میرے حصّے میں فقط خاموشیاں، ویرانیاں
یہ جہاں، سب کا جہاں، میرا نہیں، میرا نہیں

پل ہی پل ہیں، لکیں ہی لکیں، عشق ہے بے امتحاں
آج رستے میں کوئی دریا نہیں، صحرا نہیں

آسماں بھی سر پہ ہے، تارے بھی، مہر و ماہ بھی
اپنے پیروں کے تلے لیکن کوئی دنیا نہیں

آج کے بونے اُڑاتے ہیں ہمالہ کا مذاق
ہاتھ میں پتھّر بہت ہیں، سر کوئی اونچا نہیں

آ گیا ہے اب سوا نیزے پہ "تازہ آفتاب"
آنکھ والوں نے قیامت کا سماں دیکھا نہیں

—— نقوش، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شمیم حنفی

# غزل

کیوں پشیمانی ہوئی جب خواہشیں گندی نہ تھیں
بس یہ قصہ تھا کہ دل کی وادیاں سونی نہ تھیں

محفلِ شب میں فقط پرچھائیوں کی گرد تھی
شمع ساں پگھلا کیے گو صورتیں ہنتی نہ تھیں

اک طلسمِ خامشی کی زد پہ تھے شاخ و شجر
تند خو جھونکے تھے، لیکن پتّیاں ہلتی نہ تھیں

بے صدا لفظوں کی بارش دیر تک ہوتی رہی
اور لفظوں کی فصیلیں تھیں کہ گرتی ہی نہ تھیں

دل حصارِ ذات میں آکر پریشاں ہو گیا
مورتیں اتنی کسی مندر میں بھی دیکھی نہ تھیں

کچھ مویشی، کھیت، جنگل، اور سر پہ آسماں
ان دنوں کی بات ہے جب بستیاں اُجڑی نہ تھیں

—— مزاج، بھوپال



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ریاض مجید

# غزل

رات دن محبوس اپنے ظاہری پیکر میں ہوں
شعلۂ مضطر ہوں میں لیکن ابھی پتھر میں ہوں

اپنی سوچوں سے نکلنا بھی مجھے دشوار ہے
دیکھ میں کیسے کسی گنبدِ بے در میں ہوں

دیکھتے ہیں سب مگر کوئی مجھے پڑھتا نہیں
گزرے وقتوں کی عبارت ہوں، عجائب گھر میں ہوں

جرم کرتا ہے کوئی اور شرم آتی ہے مجھے
یہ سزا کیسی ہے؟ میں کس عرصۂ محشر میں ہوں؟

میرا دکھ یہ ہے کہ اپنے ساتھیوں جیسا نہیں
میں بہادر ہوں مگر ہارے ہوئے لشکر میں ہوں

تجھ کو اتنا کچھ بنانے میں مرا بھی ہاتھ ہے
میری جانب دیکھ میں بھی تیرے پس منظر میں ہوں

کون میرا پوجنے والا ہے جو آگے بڑھے
میں اکیلا دیوتا جلتے ہوئے مندر میں ہوں

مجھ سے بھی اڑتے ہوئے لمحے نہ پکڑے جا سکے
میں بھی دنیا کی طرح حالات کے چکر میں ہوں

——— فنون، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اقبال ساجد

# غزل

اِک طبیعت تھی سو وہ بھی لااُبالی ہو گئی
ہائے یہ تصویر بھی رنگوں سے خالی ہو گئی

پڑھتے پڑھتے تھک گئے سب لوگ تحریریں مری
لکھتے لکھتے شہر کی دیوار کالی ہو گئی

باغ کا سب سے بڑا جو پیڑ تھا وہ جھک گیا
پھل لگے اتنے کہ بوجھل ڈالی ڈالی ہو گئی

اب تو دروازے سے اپنے نام کی تختی اُتار
لفظ ننگے ہو گئے شہرت بھی گالی ہو گئی

کھینچ ڈالا آنکھ نے سب آسمانوں پر حصار
بن چکے جب دائرے پرکار خالی ہو گئی

صبح کو دیکھا تو ساجدؔ دل کے اندر کچھ نہ تھا
یاد کی بستی بھی راتوں رات خالی ہو گئی

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عدیم ہاشمی

# غزل

غم کے ہر اک رنگ سے مجھ کو شناسا کر گیا
وہ مرا محسن مجھے پتھر سے ہیرا کر گیا

ہر طرف اُڑنے لگا تاریک سایوں کا غبار
شام کا جھونکا چمکتا شہر میلا کر گیا

ایک لمحے میں بھرے بازار سوتے ہو گئے
ایک چہرہ سب پرانے زخم تازہ کر گیا

میں اسی کے رابطے میں جس طرح ملبوس تھا
یوں وہ دامن کھینچ کر مجھ کو برہنہ کر گیا

رات بھر ہم روشنی کی آس میں جاگے عدیم
اور دن آیا تو آنکھوں میں اندھیرا کر گیا

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قمر اقبال

# غزل

یوں ہے آوارہ کہ صدیوں سے ہو بیکل جیسے
زندگی ہو کوئی اُڑتا ہوا بادل جیسے

جب بھی چلتی ہے ہوا تیز، تو یوں لگتا ہے
آگیا ہاتھ میں اڑ کر ترا آنچل جیسے

کوئی جذبہ کسی گوشے سے ابھرتا ہی نہیں
کر گیا کوئی درِ دل کو مقفّل جیسے

اتنے تیرس گئے کسی جھیل میں خوش رنگ کنول
اب نہ پھوٹے گی کسی شاخ پہ کونپل جیسے

ڈھل گیا صبح کے چہرے سے بھی وہ غازۂ نور
بہہ گیا رات کی آنکھوں کا بھی کاجل جیسے

اتنے تنہا ہیں کہ تنہائی بھی اک بزم ہے آج
اتنے گم ہیں کہ خموشی بھی ہو ہلچل جیسے

اس کے آتے ہی وہی رنگ ہے روز و شب کا
ساتھ لایا ہو وہ بیتا ہوا ہر پل جیسے

اُس نے خوابیدہ نگاہوں سے قمرؔ کیا دیکھا
ہو گیا آج تو ہر خواب مکمّل جیسے

—— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

توصیف تبسم

# غزل

واہمہ ہوگا، یہاں کوئی نہ آیا ہوگا
میرا سایہ ہی مرے جسم سے لپٹا ہوگا

اشک آئے ہیں تو یہ سیرِ چراغاں بھی سہی
اس سے آگے تو وہی خون کا دریا ہوگا

شوقِ تعمیر بسائے گا خرابے کیا کیا
آدمی ہے تو ہر اک شہر میں صحرا ہوگا

یاد آئیں گی بہت نیند سی بوجھل پلکیں
شام کے ساتھ یہ دُکھ اور گھنیرا ہوگا

رونا چاہیں گے مگر اشک نہیں ٹپکے گا
گو حباب آسا، ہر اک آنکھ میں دریا ہوگا

——— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# غزل

کچھ نہ پوچھا نہ کوئی حال سنایا اُس نے
غم کی زردی میں دُھلی آنکھ سے دیکھا اس نے

صورتِ ابرِ گریزاں وہ ملا تھا مجھ سے
میرے سینے کا کوئی راز نہ جانا اس نے

رُت بدلنے کے ہیں آثار ہویدا اب تو
سُرخ پھولوں سے سجایا ہے دریچہ اس نے

ایسے احسان کا بدلہ میں چکاؤں کیسے
خشک دامن تھا سمندر میں اتارا اس نے

ان خلاؤں میں کہیں چاند کا گھر تو ہوگا
کیوں بھٹکنے کو چنا رات کا صحرا اس نے

رفتہ رفتہ وہ مجھے بھول نہ جائے فکریؔ
گرچہ رکھا ہے ابھی یاد کا رشتہ اس نے

——— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سید فضل المتین

# غزل

نکلی ہے جب کبھی ترے بندِ قبا کی بات
دامن کو چاک کرنے لگے ہیں جنوں کے ہات

اک اجنبی کی طرح ملے ہیں وہ ہم سے آج
کہنے پڑیں گے عہدِ گذشتہ کے واقعات

یادوں کے ماہتاب، تمنّاؤں کے نجوم
ثابت ہوئے تمام شبِ ہجر بے ثبات

دیتا رہا ہوں میں جنھیں تیرے ستم کا نام
یاد آ رہی ہیں اب وہی پچھلی نوازشات

تنہائیوں میں ہجر کی یاد آگیا ہے کون
کھلنے لگے ہیں زخم مہکنے لگی ہے رات

اپنی وفا کا ہم کو صلہ کیا ملے متینؔ
پہچانتی نہیں ہے ہمیں چشمِ التفات

—— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ممتاز راشد

# غزل

کھو نہ جائے کہیں ہر خواب صداؤں کی طرح
زندگی محوِ تجسس ہے ہواؤں کی طرح

ہم سے بھی پوچھو سلگتے ہوئے موسم کی کسک
ہم بھی ہر دشت پہ برسے ہیں گھٹاؤں کی طرح

ٹوٹ جائے نہ کہیں شیشۂ پیمانِ وفا
وقت بے مہر ہے، پتھر کے خداؤں کی طرح

کبھی مائل بہ رفاقت، کبھی مائل بہ گریز
زندگی ہم سے ملی تیری اداؤں کی طرح

بارہا یہ ہوا، جا کر ترے دروازے تک
ہم پلٹ آئے ہیں ناکام دعاؤں کی طرح

لو بڑھاؤ کسی ناہید کے غم کی راشدؔ
ذہن بے نور ہے تاریک خلاؤں کی طرح

— تحریک، دہلی



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کفیل آذر

# غزل

غم کا احساس نہ تنہائی کا شکوہ کوئی
یوں بھی کرتا ہے مرے عشق کو رسوا کوئی

ہم نے یہ سوچ کے چھوڑی تھیں تدھیری گلیاں
دھوپ کے شہر میں مل جائے گا سایا کوئی

اس تمنّا میں کہ اک روز ملے گا خود سے
سالہا سال سے پھرتا ہے اکیلا کوئی

کل کی امیّد نے حبِّ وطن چھوڑا تھا
یاد آتا ہے کہ رویا تھا دریچہ کوئی

دستکیں سب کے کواڑوں نے سنی تھیں لیکن
رات بھی میرے سوا گھر سے نہ نکلا کوئی

تھا یہی نام مگر شکل الگ تھی آذرؔ
مدّتیں گذریں کہ اک شخص ملا تھا کوئی

—— مزاج، بھوپال



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نذیر قیصر

# غزل

اب کے یوں اس کو صدا دی جائے
کوئی دیوار گرا دی جائے

اب اندھیرا بھی ہے، سناٹا بھی
شمعِ آواز جلا دی جائے

گھر کی سہمی ہوئی دیواروں پر
کوئی تصویر بنا دی جائے

جس کو دیکھا بھی نہ ہو جی بھر کے
کیسے وہ شکل بھلا دی جائے

اتنا تنہا ہوں کہ جی چاہتا ہے
آسمانوں کو صدا دی جائے

تجھ کو بھولیں نہ تجھے یاد کریں
یوں بھی کچھ عمر گنوا دی جائے

—— فنون، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ناصر شہزاد

# غزل

گھر سے اک سایہ بے سبب نکلا
رات، معبد پہ چاند جب نکلا

خود کو کھو کر، میں تجھ کو پا نہ سکا
سلسلہ وقت کا عجب نکلا

رنجشوں سے بھری تھی سُکھ کی کتھا
دُکھ کا افسانہ پُرطرب نکلا

مُکھ کا پر دیپ جیسے صندلی صبح
زلف کا خم، مہکتی شب نکلا

جل بجھا جب میں اپنے دل کی طرح
تُو مری آتما سے تب نکلا

—— اوراق، لاہور



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# ہمارا ۱۹۶۸ء کا اشاعتی پروگرام

○ خواب تماشا : کمار پاشی کا نیا شعری مجموعہ
قیمت : تین روپے پچاس پیسے

○ میرے عہد کی صدائیں : جدید شعراء کے فکر و فن پر تجزیاتی مضامین
قیمت : چھ روپے

○ آئینہ در آئینہ : مخمور سعیدی کی رباعیاں اور قطعات
قیمت : تین روپے پچاس پیسے

○ نئی آوازوں کی پہچان : نئی شاعری کا تفصیلی جائزہ
راج نرائن راز کے قلم سے
قیمت : تین روپے پچاس پیسے

## نازش بُک سینٹر

۳۲۰۷ پھاٹک تیلیان دہلی ۶

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

# نیک

# خواہشات

# کے

# ساتھ

منجانب: میسرز گردھاری لال برادرز
جیولرز اینڈ ڈائمنڈ مرچینٹس
بالمقابل سندھیا ہاؤس، کناٹ سرکس، نئی دہلی ۱

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri